REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم شنبہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۱۴ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۱۹ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۱۹ مئی ۱۹۶۲ء نمبر ۱۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۸ مئی بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رعایت اسباب جائز ہے لیکن اس پر بھروسہ کرنا ممنوع ہے

تمام تر اسباب پر ہی بھروسہ کرنا خطرناک شرک ہے

"یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے۔ نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کرے۔ تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں۔ پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب پر ہی پورا بھروسہ کرے۔ اور سارا دار و مدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائداد یا اور اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۸۰ و ۸۱)

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ۱۹ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۱۸ مئی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سیرالیون تشریف لے جانے کے لئے کل مورخہ ۱۹ مئی کو صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر اسٹیشن تشریف لاکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

آپ راستہ میں ۲۰ مئی کو ایک یوم کے لئے نواب شاہ میں قیام کرنے کے بعد ۲۱ مئی کو کراچی پہنچیں گے۔ اور وہاں سے ۲۳ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون روانہ ہوں گے۔ احباب آپ کے بخیریت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ ۱۸ مئی۔ کل مورخہ ۱۷ مئی کو نماز عشاء کے بعد تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں وکالت تبشیر کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کو سالہا سال تک مشرقی افریقہ میں کامیاب تبلیغی خدمات بجالانے کے بعد واپس تشریف لانے پر خوش آمدید کہنے اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر کو جو عنقریب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ اس میں بعض مبلغین اسلام اور غیر ملکی طلبہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ اور بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

ایک علمی لیکچر

ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج کی سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی

"مسئلہ انٹروپی اور قیامت"

کے موضوع پر ۲۰ مئی بروز اتوار ٹھیک ۵ء۱۱ بجے کیمسٹری تھیٹر میں ایک تقریر فرمائیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ وقت مقررہ پر پہنچ کر اس علمی تقریر سے استفادہ کریں۔

(صدر سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک اہم لیکچر

مورخہ ۲۰ مئی بروز اتوار صبح نو بجے مجلس فلسفہ و نفسیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام پروفیسر سید کرامت حسین صاحب جعفری پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور

"شخصیت کا ارتقاء"

کے اہم اور دلچسپ موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب اس مفید لیکچر سے مستفیض ہونے کی پوری پوری کوشش کریں۔

(سیکرٹری مجلس فلسفہ و نفسیات)

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ مئی ۶۲ء

اسلام اور امن

آج آپ کئی ایک مدعی اسلام کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہیں کہ "اسلام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آیا ہے" اس کے باوجود جس طرح اسلام اور مسلمان اقوام کی تاریخ آج بھی پیش کی جاتی ہے اس میں جنگ وجدل فتوحات اور اقوام پر اقوام کے غارت گرانہ حملوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اور غضب یہ ہے کہ اکثر مورخین اسلام نے سوا چند استثنائی صورتوں کے مسلمانوں کے ہر جنگ و جدل کو "جہاد" جیسا مقدس نام دے ڈالا حالانکہ بیشتر ہی نہیں بلکہ تقریباً تمام جنگیں جو مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں نے قرون اولیٰ کے بعد لڑی ہیں محض اپنے استیلاء اور اپنے ذاتی اقتدار کے لئے لڑی ہیں۔

ایسی جنگوں کو مذہبی رنگ، اکثر محض عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے دیا جاتا رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان اقوام کی تاریخ پڑھنے سے غیروں پر جو پہلا اثر پڑتا ہے وہ یہی پڑتا ہے کہ اسلام کے پھیلانے کے لئے تلوار سے کام لیا گیا ہے اور کہ ع

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس زمانے میں مبعوث ہوئے اس وقت تک دنیا کی تمام اقوام کی یہی ذہنیت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ قبیلہ قبیلے سے قوم قوم سے اقتدار کے لئے برسر جنگ رہتی تھی اور یہی ذہنیت اس وقت بھی قائم رہی جب مختلف اقوام نے اسلام قبول کر لیا اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاتا کہ نفس امارہ کا رجحان شروع ہی سے اس طرف چلا آیا ہے اور ابھی تک اسی طرف چلا جا رہا ہے اگرچہ اللہ تعالےٰ کے پیغمبر ہر زمانہ میں صلح و امن کا ہی پیغام دیتے رہے ہیں۔

لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے چونکہ انبیاء علیہم السلام مکان و زمان سے مقید تھے اس لئے ان کا یہ پیغام مختلف اقوام کے اندر تو کسی حد تک اثر انداز ہوتا رہا ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر اس کا اثر بہت کم ہوا ہے اور تاریخ انسانی کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں بعض اقوام کے اندرونی حالات عرصہ تک پر امن رہے ہیں دوسری اقوام سے لگاتار انصادم کی وجہ سے یہ اندرونی امن کی حالت بھی متواتر قائم نہیں رہ سکی۔

یہی وجہ ہے کہ مختلف اقوام میں اللہ تعالےٰ کا بھی جو کلام نازل ہوتا رہا ہے زمانہ کے حالات کے مطابق اس میں باہم پیار اور محبت سے رہنے سہنے کے ساتھ غیر اقوام کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آنے کی بھی ہدایات دی جاتی رہی ہیں کیونکہ اس کے بغیر الٰہی تعلیمات کی حفاظت اندرونی لحاظ سے بھی ممکن نہیں تھی۔ چنانچہ ہندوؤں اور یہودیوں کی تعلیمات سے اس کی مثالیں مل سکتی ہیں ہندوؤں کی یہ حالت ہے کہ ایک طرف تو "جی ہتیا" کی سخت مذمت کی گئی ہے دوسری طرف غیر اقوام سے سلوک کے متعلق اتنی سخت تعلیم ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ کوئی مذہب انسان کو انسان سے ایسے سلوک کی بھی اجازت دے سکتا ہے پھر نفس امارہ کی اکساہٹ نے اس کو اور بھی بھیانک بنا دیا ہے یہی حال یہودیوں کا ہوا ان کی تعلیمات میں بھی سختی کا پہلو ہی غالب رہا اور یہ دونوں قومیں باوجود انتہائی پر امن تعلیمات کی موجودگی کے نہایت ہی ظالمانہ اور سفاکانہ ذہنیت کی مالک بن گئیں اسی دوگانہ ذہنیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں مستقل طور پر معاشرہ میں ایسی جماعتیں بن گئیں کہ خود مظلوم لوگوں نے بھی اس کو اپنی تقدیر سمجھ کر قبول کر لیا اور ظلم و تعدی نے قانونی صورت اختیار کر لی ذات پات کی منافرت ہندو معاشرہ کا ایک لازمی اصول بن گئی اور اس کی جڑیں اتنی گہری ہو گئیں کہ بھارت میں آج بھی چھوت چھات اور ذات پات کے امتیاز کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا ہے برہمن اور شودر کا سوال عملاً نہیں مٹ سکا۔

آجکل بھارت میں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہندو قوم کی تعلیمات میں غیر اقوام سے حسن سلوک کا کوئی اصول نہیں اور گوتم بدھ اور بعض دیگر نیک لوگوں نے جو امن کی تعلیمات دی ہیں وہ خواہ کتنی ہی روادارانہ کیوں نہ ہوں غیر اقوام کے تعلق میں ان کا اثر صفر کے برابر رہا ہے اسلام نے جو متوازن اور صلح جویانہ تعلیمات دی ہیں ان کا حال ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اقتدار پسند لوگوں نے جہاد ایسے متبرک لفظ کا استعمال بھی اپنے مفاد کے لئے کیا اور اسلامی تعلیمات جو ایک بین الاقوامی امن چاہتی ہیں وہ معطل پڑی رہیں اور اسلام غیر اقوام میں تاریخی لحاظ سے ایک جابر دین مشہور ہو گیا اور یہ دھبہ کچھ ایسے گہرے رنگ میں پڑا ہے کہ اس کو دھونا مشکل ہو گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مجددین کی وجہ سے اسلام کی پر امن تعلیمات اپنے صحیح رنگ میں قائم چلی آئی ہیں اور بعض مسلمان بادشاہ اور حکمران اپنے عمل میں اس کی جھلک بھی دکھاتے رہے ہیں اور ایک سچے مسلمان کے کردار میں لہٰذا اوقات اس کا مظاہرہ ہوتا چلا آیا ہے مگر اسلامی تاریخ خود مسلمانوں نے جس رنگ میں لکھی ہے اسلام کی یہ خوبیاں اس کے سیاہ بادلوں میں دب کر رہ گئی ہیں۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے ایسے ایسے کردار کے علماء فضلاء اور صوفیاء دنیا کو دیئے ہیں جن کی تاریخ عالم میں کہیں نظیر نہیں ملتی جنہوں نے اپنی بلند کرداری سے امن وامان اور رواداری کا ایک اونچا معیار قائم کیا ہے کہ سوا انبیاء علیہم السلام کے ان کی مثال ناپید ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اپنی تاریخ کے اس پہلو کی طرف بہت کم توجہ دی ہے اور جب دنیوی سلطنت ان کے ہاتھوں سے نکلنی شروع ہوئی تو یہی تاریخی غلطی ان کی مایوسیوں میں اضافہ کا باعث ہوئی اور وہ سمجھنے لگے کہ اقتدار نہیں تو اسلام بھی نہیں اگر اسلام کی تاریخ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق بھی لکھی جاتی اور اس میں صرف شاہی خاندانوں کی فتح و شکست کا حال نہ ہوتا بلکہ ابن خلدون نے جس طرح تاریخ کو پیش کیا تھا اس کو رہنما بنا کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے لے کر آج تک اسلام نے جو اثر خود مسلمانوں کی ذہنیتوں پر اور بین الاقوامی حالات پر ڈالا ہے اس کو سلسلہ وار لکھا جاتا اور دنیا کے سامنے اس کو پیش کیا جاتا تو یقیناً غیر اقوام کے دلوں میں جو مسلمانوں کے جبر و اکراہ کے تاثرات موجود ہو گئے ہیں وہ اگر بالکل نہ نکل جاتے تو بڑی حد تک کمزور ہو جاتے اور آج جب کہ مذہبی لحاظ سے دنیا میں تعصب کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اسلامی تعلیمات کو دنیا کی اقوام رغبت سے قبول کرتیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اندھیرے میں اسلامی تعلیمات کا چراغ پھر روشن کیا ہے اور صدر اول کی جنگوں کے وجوہات بیان کر کے اور اسلام کو صحیح معنوں میں اسلام اور رحمت للعالمین ثابت کرنے کے لئے "جہاد اکبر" کیا ہے۔ یہاں تک کہ اب اکثر مسلمان اہل علم حضرات بھی کہنے لگے ہیں کہ "اسلام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آیا ہے" تاہم ابھی ایسے ظلوم و جہول لوگ بھی باقی ہیں جنہوں نے "اسلامی جہاد" کی حقیقت کو اپنے سیاسی عزائم کے گرد و غبار میں چھپانے کے لئے انتہائی کوشش جاری کر رکھی ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اسلامی پارٹی کوئی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت جس کا کام یہ ہے کہ اقتدار پر تلوار کے زور سے قبضہ کرے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب پاک سے یہاں تک فرمایا کہ

لست علیہم بمسیطر

معلوم نہیں ان مولانا کے پاس کونسا قرآن ہے ورنہ عام قرآن پاک سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دین کے بارے میں ذرا سا جبر بھی برداشت نہیں کرتا۔ وہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی جو دینی مطالبہ کرتا ہے تو صرف اسی قدر کہ تم اپنی اپنی تعلیمات پر قائم ہو جاؤ وہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ خواہ کوئی مسلمان ہو یا یہودی عیسائی ہو یا صابی جو اللہ تعالےٰ اور معاد پر ایمان رکھتا ہے اس کو اپنے اعمال کا بدلہ برابر ملے گا بے شک جو شخص دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کی خوشی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے مگر وہ اسے صرف ایسے ماحول میں چاہتے ہیں جس میں جبر کا شائبہ بھی نہ ہو چہ جائیکہ "اقتدار" کے سائے میں لوگوں کو مسلمان بننے پر مجبور ہونا پڑے

یہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جو آواز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اٹھائی ہے وہ بے اثر نہیں رہی ہے ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

اکثر سنجیدہ لوگ اسلامی تعلیمات کو سمجھنے لگے ہیں چنانچہ ذیل میں ایک تازہ حوالہ نقل کیا جاتا ہے :۔

اسلام اور احترام مذہب

تعلیمات اسلام کے سمجھنے اور سمجھانے میں جو غلطیاں ہوئی ہیں اور جن کی پیش نظر اسلام کو عام طور پر ایک جنگجو مذہب سمجھ لیا گیا ہے اس کی ذمہ داریاں گو بڑی حد تک مسیحی مشنریوں کے غلط پروپگنڈا پر عاید ہوتی ہیں لیکن سچ پوچھئے تو ایک حد تک ہمارے مذہبی علماء و رہنما بھی اس کے ذمہ دار ہیں کیونکہ انھوں نے بھی کھل کر کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہی جس سے مذہبی آزادی کے سلسلہ میں اسلام کا صحیح نقطۂ نظر سامنے آجاتا اس وقت سورۃ الحج کی ایک آیت میرے سامنے ہے ارشاد ہوتا ہے :۔

"اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا"۔

(یعنی جنگ کی اجازت انھیں کو حاصل ہے جن پر ظلم کیا جائے اور وہ اپنے دفاع پر مجبور ہوں اللہ ایسے مظلوموں کی مدد کرتا ہے جو صرف اسلئے بے گھر کئے جاتے ہیں کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اگر اللہ ان کی مدد نہ کرتا تو تمام مذہبی ادارے (گرجا، خانقاہیں اور مسجدیں) جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے تباہ ہو جاتے)

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں صرف مسجدوں ہی کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ غیر مسلم مذہبی عبادت گاہوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہب کے باب میں اسلام کا نقطۂ نظر کتنا روادارانہ اور وہ دوسرے مذاہب کا احترام کرنے میں وہ کس درجہ کشادہ دل واقع ہوا ہے پھر اس کے ساتھ آپ "لا اکراہ فی الدین" کو بھی سامنے رکھئے تو اس امر کی تصدیق مزید ہو جاتی ہے کیونکہ اسلام مذہب کے باب میں کسی جبر و اکراہ کو مانتا ہی نہیں ہے

مقام خاتم النّبیین کی عظمت

(از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۳)

قرآن شریف میں بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے

ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفّینا من بعدہٖ بالرسل

(سورۃ بقرہ ع ۱۱)

مطلب یہ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل میں بے شمار رسول مبعوث فرمائے۔ لیکن خدا تعالےٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ رسول اس وقت بھیجے جاتے ہیں جبکہ مرسل الیہم کی اکثریت بگڑ جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کی اکثریت اکثر بگڑتی رہتی تھی۔ جس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ پے در پے رسول بھیجتا تھا۔ مگر جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ وہ لوگ اصلاح پذیر ہونے کی بجائے اپنے انبیاء کے ساتھ تکبر سے پیش آتے تھے۔ بعض کو جھٹلاتے اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ اور اس طرح اپنے جرائم میں اضافہ کر لیتے تھے۔ یہ تو بنی اسرائیل کی حالت رہی۔ اب اس کے مقابل پر امت محمدیہ کی حالت پر غور کرو تو معلوم ہو گا۔ کہ قریباً تیرہ سو سال تک ان میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ اگر امت محمدیہ اسی طرح بگڑتی رہتی۔ جس طرح امت موسےٰ بگڑتی رہتی تھی یعنی امت محمدیہ کی اکثریت کبھی گمراہ ہوتی تو ضرور تھا کہ بموجب قاعدہ ان کی طرف بھی انبیاء مبعوث کئے جاتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ ایک لمبے عرصہ تک اس گمراہی سے بچی رہی۔ جسکو ہم اکثریت کی گمراہی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے جو امت محمدیہ کو امت موسوی پر حاصل ہے۔ بنی اسرائیل کی اخلاقی حالت پر من حیث القوم غور کیا جائے۔ تو ان میں صلحاء کی تعداد کم پائی جاتی ہے لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے امت محمدیہ صلحاء و اولیاء سے ہمیشہ معمور رہی ہے۔ چنانچہ اسلامی لٹریچر اس بات پر گواہ ہے۔ اس کے مقابلہ پر بنی اسرائیل کی تاریخ کو ہم نافرمانیوں۔ عہد شکنیوں اور بدکاریوں کی تاریخ کہہ سکتے ہیں۔

امر دوم

یہ تو امت محمدیہ کے صلحاء کی کثرت کا ذکر تھا۔ اب اس کے روحانی مقامات کی شان اور ان کی بلندی پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ امت اس لحاظ سے بھی بنی اسرائیل کے مقابلہ میں اعلےٰ شان کی حامل ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ اس فرمان رسول میں امت کے علماء حق کی شان کو بنی اسرائیل کی شان کے مقابل پر پیش کیا گیا ہے۔ اس سے واضح طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علمائے بنی اسرائیل علمائے امت محمدیہ کے مقابلہ میں کمتر درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے قابل ذکر نہیں۔

کیا انبیاء کو چھوڑ کر بنی اسرائیل میں حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم کی سی کوئی مثال مل سکتی ہے؟ کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام کے صحابہ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے مشکل کے وقت نہایت دیدہ دلیری سے آپ کی نافرمانی کی اور کہا۔

فاذھب انت وربّک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون (مائدہ ع ۴)

یعنی دشمن کے شہر میں تو اور تیرا رب جا کر لڑے۔ ہم تو یہاں باہر ہی بیٹھے رہیں گے

مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے صحابہؓ نے جنگ بدر کے موقعہ پر جو نمونہ پیش کیا۔ اس سے بڑھ کر فدائیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس مشکل وقت میں انہوں نے کہا اے خدا کے رسول ہم تیرے آگے بھی لڑیں گے تیرے پیچھے بھی لڑینگے تیرے دائیں بھی لڑیں گے تیرے بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن تجھ تک نہیں پہونچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں پر سے ہو کر نہ گزرے (بخاری)

یہی نہیں تورات بھی اس پر گواہ ہے کہ صحابہ محمد رسول اللہ کی شان نہایت بلند ہے۔ قرآن شریف میں تورات کے حوالے سے آتا ہے۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکّعا سجّدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ

(سورۃ فتح ع ۴)

یعنی محمد رسول اللہ ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھی ہیں وہ کفار کے مقابلہ پر سخت ہیں اور آپس میں رحیمانہ سلوک کرتے ہیں (اے مخاطب) تو انہیں مجسم رکوع اور سجود پائے گا یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی رضا کے طالب ہیں۔ سجدوں کے نشانات ان کی پیشانی پر ہویدا ہیں۔ یہ ان کی مثال ہے جو تورات میں بیان کی گئی ہے۔

گویا حضرت موسےٰؑ جن کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کی شان اور آپ کے صحابہ کی شان کو واضح کر دیا اسی لئے تورات میں یہ ذکر موجود ہے پس ان سب حالات کا مشاہدہ کرنے سے یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت موسےٰؑ کے متبعین کے مقابلہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو خاص تفوق حاصل ہے۔

یہی نہیں بلکہ بعد میں آنے والے صلحاء و اولیائے امت نے بھی ایسا کمال دکھایا کہ حیرت ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں وہ کام کئے جو بنی اسرائیل کے انبیائے کاموں کے مشابہ تھے۔ چنانچہ مجدد الف ثانیؒ اپنے فرزند کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اے فرزند ایں وقت آں است کہ در امم سابقہ دریں طور وقتے کہ پُر از ظلمت است۔ پیغمبر اولو العزم مبعوث مے گشت و بنائے شریعت جدیدہ می کرد۔ دریں امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشاں خاتم الرسل علماء را مرتبہ انبیاء دادہ اند و از وجود علماء بوجود انبیاء کفایت فرمودہ اند۔ دریں وقت عالمے عارفے تام المعرفت ازیں امت درکار است کہ قائمقام انبیائے اولو العزم باشد۔"

ترجمہ "اے فرزند یہ وہ وقت ہے کہ امم سابقہ میں ایسے وقت میں جو کہ ظلمت سے پُر ہے پیغمبر اولو العزم مبعوث ہوتا تھا اور نئی شریعت کی بنیاد رکھتا تھا۔ اس امت میں جو کہ خیر الامم ہے اور ان کا پیغمبر خاتم الرسل ہے علماء کو انبیاء کا مرتبہ دیا گیا ہے۔ اور وجود انبیاء کی بجائے وجود علماء پر کفایت کی گئی ہے۔ اس زمانہ میں کسی تام المعرفت عالم کی ضرورت ہے۔ جو کہ انبیائے اولو العزم کا قائمقام ہو"

اور آپ کو معلوم ہے وہ تام المعرفت عالم کون ہے۔ جس نے یہ انبیاء جیسا کام کیا تھا۔ وہ حضرت مجدد الف ثانی کی اپنی ذات تھی ایسے علمائے حق کی ایک لمبی فہرست دی جا سکتی ہے۔ مگر جگہ کی تنگی مانع ہے۔ تاہم بطور نمونہ ائمہ اربعہ۔ امام ابن تیمیہ۔ امام غزالی۔ شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ اسلامی ایسے علمائے حق کے حالات سے معمور ہے۔ یہ ایسے علماء ہیں جن کی مثال بنی اسرائیل میں نہیں مل سکتی۔

یہ تو زمانۂ ماضی کا ذکر ہے۔ زمانہ مستقبل میں بھی اسی طرح صلحاء ذی عظمت کثیر تعداد میں ظہور فرماتے رہیں گے چنانچہ سورۂ جمعہ کی آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کی وجہ سے آپ کی امت پر روحانی فیض ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہو گا۔ حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

افلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی افق العلٰی لا تغرب

یعنی اولین کے سورج غروب ہو گئے۔ لیکن ہمارا سورج دنیا کے افق پر ہمیشہ موجود رہے گا اور کبھی نہ ڈوبے گا۔

اس مختصر تشریح سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کی بقا قیامت تک ہے۔ جو ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فیضان سے فیضیاب ہو کر زندہ رہے گی۔

امت محمدیہ کی دنیوی یا مادی ترقیات

یہ تو امت محمدیہ کی دینی اور روحانی ترقیات کا مختصر سا ذکر تھا۔ اب مختصر طور پر ان ترقیات کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں دنیوی یا مادی ترقیات کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں

اوّل۔ بلحاظ تعداد افراد امت محمدیہ کی کثرت اس میں صالح ہونے کی قید چنداں ضروری نہیں۔ اس سے مراد صرف اس حقیقت کا اظہار ہے کہ چونکہ اس امت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعداد دوسری امتوں کے مقابل پر کثرت کی حامل ہو جائے گی۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعاً یوم القیامۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ۔ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۵۱۱)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے اتباع دوسرے انبیاء کے متبعین سے کثرت میں ہوں گے اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا کہ

"انا اباھی بکم الامم"

یعنی میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا دنیا میں سب اقوام کی طرف رسول آئے مگر کسی کو ماننے والا ایک فرد ہوتا تھا کسی کو دو۔ کسی کو ہزاروں کسی کو لاکھوں کی تعداد میں ماننے والے ہوتے تھے چونکہ وہ محدود اقوام کی طرف آتے تھے ان کے ماننے والوں کی تعداد بھی محدود رہی مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے آپ کی امت کی تعداد بھی دوسرے انبیاء کی امتوں کے مقابل پر غیر محدود ہے حضرت موسے علیہ السلام اور حضرت عیسے علیہ السلام کے ماننے والوں کی تعداد خاصی کثرت کی حامل رہی ہے اور عیسائی تو اس زمانہ میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ پر نمایاں تعداد رکھتے ہیں تاہم اس انتہائی ترقی اور غلبہ کے زمانہ میں بھی بدھوں وغیرہ کی تعداد ان سے زیادہ ہے عیسائیت نے اپنے آغاز سے لیکر چودہ سو سال تک جو ترقی کی تھی وہ اتنے عرصہ کی اسلامی ترقی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دو زمانے ہیں ایک ابتدائی زمانہ جس میں مسلمانوں نے بلحاظ تعداد اس قدر اور اتنی جلدی ترقی کی کہ جس کو علمائے مغرب نے اپنی کتب میں حیرت کے ساتھ بیان کیا ہے اب امت محمدیہ کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ اس کی تعداد کو اتنی ترقی حاصل ہو گی کہ دوسرے مذاہب اس کے مقابلہ پر قریباً قریباً معدوم ہو جائیں گے۔ اس وقت قرآنی پیشگوئی

هو الذی ارسل رسوله
بالهدی و دین الحق
لیظهره علی الدین کله
وکفی بالله شهیدا

(سورہ فتح رکوع ۴)

اپنی پوری شان سے ظاہر ہو گی۔

دوم:۔ بلحاظ حکومت و ظاہری شان و شوکت امت محمدیہ نے اس لحاظ سے جو ترقی دکھائی ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے اسلامی حکومت کی وسعت اتنے ہی عرصہ کی عیسائی حکومت کے مقابلہ پر اس قدر زیادہ ہے کہ عیسائی حکومت کو اس کے مقابلہ پر پیش کرنا ہی بے فائدہ ہے۔

بنی اسرائیل نے حضرت داؤد ؑ و حضرت سلیمان ؑ کے زمانہ میں حکومت کی شان اور غلبہ کے لحاظ سے انتہائی ترقی حاصل کی تھی لیکن ان کے ملک کی وسعت کو بنو عباس وغیرہ خاندانوں کی حکومت کی وسعت سے کوئی نسبت نہیں اور مجموعی طور پر مسلمانوں نے جو ملک فتح کئے ان کی وسعت کو آج بھی بڑی بڑی حکومتیں نہیں پہنچ سکتیں اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں اسلامی حکومتیں تنزل کی حالت میں ہیں لیکن یہ عارضی حالت ہے انشاء اللہ خدا تعالٰے کے فضل و کرم سے یہ حالت دور ہو جائے گی اور اسلام ہر لحاظ سے دنیا پر غلبہ حاصل کرے گا کیونکہ اس غلبہ کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے

اس تمام تشریح سے ثابت ہے کہ اسلام نے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے پہلے بھی بے نظیر ترقی کی اور مستقبل میں بھی ترقی کرے گا یہ ترقیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کا نتیجہ ہیں اور یہ ایسا فیضان ہے جو امت محمدیہ کو خیر الامت ہی ثابت نہیں کرتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر الرسل بھی ثابت کرتا ہے کیونکہ جتنی بڑی کسی رسول کی شان ہو اسی نسبت سے اس کی امت پر فیضان بھی ہوا کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت

صفحات ماسبق میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے باپ ہیں تاہم آپ کی ابوت اور دوسرے لوگوں کی جسمانی ابوت میں فرق ہے کسی باپ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ خود بھی صاحب شان و عظمت ہو اور اس کی اولاد بھی عمدہ صفات کی حامل ہو۔ نیک لوگوں کی اولاد سب کی سب بری ہو سکتی ہے اور برے لوگوں کی اولاد سب کی سب نیک ہو سکتی ہے لیکن رسول اللہ کی عظمت اور شان سے انکار نہیں ہو سکتا اور اس کی امت کے ایک حصہ کا لازمی طور پر عمدہ صفات کا حامل ہونا ضروری ہے آنحضرت کی ذاتی عظمت کا ذکر کسی قدر پہلے کیا جا چکا ہے اور آپ کی روحانی اولاد یعنی آپ کی امت کے کمالات کا بھی کسی قدر ذکر کر دیا گیا ہے آپ جیسے باکمال رسول کے مقابلہ پر کسی جسمانی باپ کی کیا حیثیت ہے اور آپ کی روحانی اولاد کے مقابل پر کسی جسمانی باپ کی اولاد کی کیا حیثیت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالٰے نے اپنی مشیت سے شاید آپ کے روحانی افاضہ کے کمال کے اظہار کیلئے جسمانی نرینہ اولاد سے محروم کر دیا یا شاید اس لئے کہ اگر جسمانی لحاظ سے نرینہ اولاد آپ کو دی جاتی جو روحانی کمالات حاصل کرتی تو دشمن یہ وسوسہ پیدا کرتا کہ آپ کی اولاد تو روحانی کمالات کی حامل نہیں صرف آپ کو ماننے والے خوش اعتقاد لوگ اس کو ایسا سمجھتے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند

یا شاید اس لئے کہ جسمانی نرینہ اولاد خواہ کتنی بھی کثیر ہو پھر بھی محدود ہی رہتی ہے لیکن روحانی اولاد کی کوئی حد بست نہیں سب قوموں میں سے رشید لوگ پیچھے چلے آتے ہیں بہر صورت کوئی وجہ ہو خدا تعالٰے نے یہ چاہا کہ جسمانی اولاد کی بجائے آپ کو روحانی اولاد عطا کرے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے آپ کی عظمت اور آپ کے فیضان کی گواہ ہو۔

• دشمن نے یہ اعتراض کیا کہ چونکہ آپ نرینہ اولاد سے محروم ہیں اس لئے آپ کا سلسلہ آگے نہیں چل سکتا اس کا جواب خدا تعالٰی نے یہ دیا کہ بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر نرینہ اولاد سے محروم ہیں مگر یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں کیونکہ کسی شخص کی جسمانی اولاد کے لئے اس کا صحیح جانشین ہونا ضروری نہیں پس خدا تعالٰے نے فرمایا کہ میں مانتا ہوں کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ رسول اللہ ہیں اس جسمانی ابوت کے مقابلہ پر آپ کا رسول اللہ ہونا کافی ہے۔ کیونکہ جو لوگ آپ پر ایمان لائیں گے وہ ضرور آپ کی عظمت شان کے قائل ہوں گے اور آپ سے تعلق روحانی قائم کرنے کی وجہ سے وہ وہ خوبیاں اور وہ وہ انعامات حاصل کریں گے کہ جن کی نظیر ممکن نہیں جب تک آپ رسول اللہ ہیں (اور جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے آپ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے) آپ کی عظمت کو لوگ تسلیم کرتے چلے جائیں گے اور آپ سے روحانی اور جسمانی فیوض حاصل کر کے آپ کی عظمت شان کے گواہ بنتے رہیں گے بھلا رسول اللہ کے مقابلہ پر کسی عام باپ اور اس کی اولاد کی بھی کوئی حیثیت ہے چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے ہمیشہ دوسرے لوگوں کی اولاد آپ کی اولاد بنتی رہے گی یہاں تک کہ وہ زمانہ آئے گا کہ آپ کے دشمنوں کی اولاد ختم ہو جائے گی اور ان شانئک هو الابتر کا نظارہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

اگرچہ اس بیان سے آپ کے خیر الرسل اور آپ کی امت کے خیر الامم ہونے کی وضاحت ہو جاتی ہے لیکن چونکہ روحانی طور پر یہ ترقی صدیقیت پر ختم ہو جاتی ہے خواہ یہ ترقی دوسری قوموں کے مقابل پر کتنا بلند درجہ رکھتی ہو اس لئے روحانی افاضہ کے لحاظ سے سابق رسول بھی آپ کے ساتھ ایک حد تک شریک ہیں اس لئے خدا تعالٰے نے جبکہ رسول اللہ کے بعد آپ کا وہ عظیم الشان مقام بیان فرمایا جس کے ساتھ کسی رسول اور نبی کو کیفی یا کمی کسی صورت میں کوئی شراکت حاصل نہیں اور اس مقام کے لحاظ سے آپ منفرد ہیں۔ وہ کونسا مقام ہے۔؟ وہ مقام ہے۔ خاتم النبیین کا مقام۔

مقام خاتم النبیین کا مفہوم

افضل النبیین:۔ اس سے پہلے ایک ادبی حوالہ دے۔ کر ثابت کیا گیا ہے کہ جسے کسی فن میں مقام خاتمیت حاصل ہو جائے وہ اسی فن کی جماعت کا فرد ہوتا ہے لیکن باقی افراد کے مقابلہ پر اکمل و افضل۔ خاتم الشعراء وہی ہو گا جو خود اعلےٰ درجہ کا شاعر ہو اور باقی شعراء سے افضل ہو خاتم الاطباء وہ ہو گا جو کامل طبیب ہو اور باقی اطباء سے بڑھ کر ہو۔ خاتم المحدثین وہ ہو گا جو خود کامل محدث ہو اور باقی محدثین سے بڑھ کر ہو ان امثلہ سے یہ نتیجہ واضح طور پر حاصل ہوتا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ نبی کامل ہونے کے علاوہ افضل النبیین بھی ہیں اس سے یہ سوال بھی حل ہو جاتا ہے جو آیت خاتم النبیین کے متعلق پیدا ہو سکتا تھا کہ اس آیت میں صرف رسول اللہ کا خطاب کیوں استعمال کیا گیا ہے حالانکہ رسول اللہ کی طرح نبی اللہ بھی آپ کی صفت خاصہ ہے۔

لفظ خاتم النبیین سے یہ مفہوم از خود واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نبی اللہ کی صفت خاصہ کے حامل ہی نہیں بلکہ آپ اکمل و افضل النبیین بھی ہیں چونکہ الفاظ رسول اللہ اور نبی اللہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں اس لئے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ خاتم الرسل بھی ہیں اور اسی لئے آپ اکمل الرسل و افضل الرسل بھی ہیں پس اس آیت میں خاتم النبیین کا بلیغ جملہ استعمال کر کے اللہ تعالٰے نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسالت و نبوت دونوں لحاظ سے مقام اکملیت و افضلیت کے حامل ہیں اور اس اعلےٰ درجے کی بلاغت سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ قرآن شریف ہر لحاظ سے اکمل و افضل ہے خواہ کسی کو سب معانی نظر آئیں یا نہ آئیں لیکن اس کی بلاغت کے پردہ میں ہر قسم کے علوم و معارف جمع ہیں جو اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف خاتم الکتب بھی ہے۔

غرضیکہ لفظ خاتم النبیین سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر انبیاء و رسل کے تمام کمالات ختم ہیں۔ ہاں یہی وہ مقام ہے جس کی بدولت آپ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ

انا سید ولد ادم ولا فخر۔

اسی لئے مولانا روم فرماتے ہیں

نام احمد نام جملہ انبیاست
چونکہ صد آمد نود ہم پیش ماست

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصے سے جوڑوں اور پٹھوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور چل پھر نہیں سکتی اب کچھ عرصہ سے دل کا عارضہ بھی ہو گیا ہے اور شوگر اور بلڈ پریشر کی بھی شکایت ہے جس کی وجہ سے ہر وقت گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اسلئے تمام احباب سے درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے [illegible]

خاکسار شیخ رفیع الدین احمد۔ ۱۵۲۵/ر [illegible]

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام

وائی ایم سی اے ہال لاہور میں ایک کامیاب جلسہ کا انعقاد

اسلام کی برتری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر

ایمان افروز تقاریر

لاہور۔ مورخہ ۱۳ مئی کو یہاں پر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسۂ عام میں جماعت احمدیہ کے علمائے کرام اور مبلغینِ اسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و برتری اسلام کی خصوصیات اور تبلیغ اسلام کی اہمیت پر متعدد و خصوص پر مغز اور مبسوط تقاریر فرمائیں اور واضح کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے مجاہدین کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل رہا ہے۔

یہ نہایت کامیاب جلسہ مورخہ ۱۳ مئی کو صبح آٹھ بجے وائی ایم سی اے ہال لاہور میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور صدر محترم نے مندرجہ بالا موضوعات پر نہایت اہم پر مغز اور اثر انگیز تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ سامعین کی کثرت کی وجہ سے ہال ناکافی ثابت ہو رہا تھا۔ بہت سے لوگوں کو باہر کھڑے ہو کر تقاریر سننا پڑیں۔ تمام تقاریر نہایت سکون اور انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔

کارروائی کا آغاز آٹھ بجے صبح تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو مکرم محمود بشیر صاحب زیروی نے کی بعد ازاں جمیل احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم جو درحقیقت ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

سب سے پہلے محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائی کورٹ لاہور تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے مختصر مگر نہایت موزوں رنگ میں جلسہ کی غرض و غایت کو واضح کیا اور فرمایا کہ منتظمین جلسہ نے درحقیقت اس جلسہ کے انعقاد سے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ آج ہم ایک ایسے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ اگر مسلمان اپنے فرض کو پوری طرح ادا کریں تو بہت جلد دنیا کا ایک وسیع حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا آج سے ستر برس قبل قادیان کی گمنام بستی سے ایک شخص اسلام کا نام دنیا میں بلند کرنے کے لئے اٹھا اس شخص کو اس بستی کے لوگ بھی اچھی طرح نہ جانتے تھے اور وہ لوگ اس فکر میں تھے کہ یہ دنیا میں اپنی زندگی کیسے گزارے گا۔ اسلام ہر طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا اور مسلمان منتشر تھے اور ان پر مایوسی کی حالت طاری تھی غرض ظاہری لحاظ سے تمام حالات مخالف تھے ایسے وقت میں وہ شخص اسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عزم لے کر اٹھا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کی آواز دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے اور مغرب و مشرق میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا گزشتہ سال مجھے مغربی افریقہ جانے کا موقع ملا۔ قادیان سے جو آواز بلند ہوئی تھی۔ میں نے وہاں اپنی آنکھوں سے اس کے پورا ہونے کا مشاہدہ کیا سینکڑوں کی تعداد میں میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے چہروں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسلام سے محبت و عقیدت کے جذبات ظاہر ہو رہے تھے یہ سب لوگ مسیح محمدی کے پروانوں کے ذریعے اسلام میں داخل ہوئے اور ہمارے لئے ایمان کی زیادتی کا موجب بنے اپنی تقریر کے آخر میں محترم شیخ صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ دنیا کے حالات تقاضا کر رہے ہیں کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والی تمام جماعتیں وقت کی نزاکت پہچانیں اور تبلیغ اسلام کے لئے نکل کھڑی ہوں۔ اگر عیسائی دنیا باوجود شدید باہمی اختلافات کے اسلام کے خلاف متحدہ محاذ بنا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان اپنے اندرونی اختلافات کو فراموش کر کے تبلیغ اسلام کے لئے نہ نکل کھڑے ہوں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جو ۲۲ برس تک مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعے وہاں پر اسلام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

آپ کی تقریر کے بعد مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے جو حال ہی میں وہاں سے واپس تشریف لائے ہیں اپنی اثر انگیز تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں مشرقی افریقہ کا تعارف کراتے ہوئے وہاں پر عیسائیت کی وسیع سرگرمیوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اسلام کے متعلق ان کے عزائم کیا تھے اور پھر کس طرح ہماری مساعی نے وہاں کے حالات میں خوشگوار تبدیلی پیدا کی۔ ہم اخبارات شائع کرتے ہیں مقامی زبانوں میں وسیع پیمانے پر لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے پہلی مرتبہ مشرقی افریقہ کی مشہور زبان سواحیلی میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جو وہاں پر قبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے۔

آپ نے جماعت کی مساعی کا تفصیلی طور پر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اب وہاں یہ صورت ہے کہ عیسائیت کھلم کھلا اپنی شکست کا اعتراف کر رہی ہے اور اسلام ملک کے طول و عرض میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے اپنے اس چیلنج کا ذکر کیا جو آپ نے عیسائیت کے مشہور نمائندہ ڈاکٹر بلی گراہم کو دیا تھا اور بتایا کہ باوجود اس کے کہ ڈاکٹر گراہم پر عیسائیوں کی طرف سے بھی زور دیا گیا کہ وہ اس چیلنج کو منظور کر لیں مگر انہیں اس کی جرأت نہ ہوئی اور اس طرح افریقہ میں اسلام کو عظیم کامیابی حاصل ہوئی جس کا اپنوں اور غیروں نے اعتراف کیا۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی نہایت پُر اثر تقریر کے بعد چینی طالب علم محمد عثمان صاحب نے جو ربوہ میں دینی علم حاصل کر رہے ہیں۔ اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور عبد الرؤف صاحب نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم ؎

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

زندہ رسول صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے "زندہ رسول" کے موضوع پر اپنا نہایت ایمان افروز اور پُر اثر مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ نے قرآن پاک کی بعض آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریروں سے استنباط کر کے نہایت خوبی کے ساتھ ثابت کیا تھا کہ ہر رنگ اور ہر پہلو سے زندہ رسول صرف اور صرف ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی اثر انگیز تقریر کے بعد انڈونیشین طالب علم سید محی الدین صاحب نے انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر اپنا مختصر مضمون پڑھ کر سنایا اور پھر محترم مولانا ابو العطاء صاحب تقریر کے لئے تشریف لائے۔

اسلام کی اہم خصوصیات

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی تقریر کا موضوع "خصوصیات اسلام" تھا آپ نے نہایت جامعیت کے ساتھ اسلام کا مفہوم اور اس کے بلند نصب العین کو واضح فرمایا اور پھر اسلام کی دس خصوصیات بیان فرمائیں جو اسے دیگر مذاہب عالم سے ممتاز اور برتر ثابت کرتی ہیں آپ نے فرمایا اسلام کی خوبیوں کا اور کوئی مذہب ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا یہ خوبیاں قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گی اور تا قیامت ایسے لوگ آتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور معجزات کے ذریعہ سے اسلام کی اس برتری کو ثابت کرتے رہیں گے

یورپ میں تبلیغ اسلام

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے پر اثر لیکچر کے بعد صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا یورپ کی مادی ترقی اس وقت عروج پر ہے اس لئے بظاہر یورپ میں اشاعت اسلام کا خیال ایک موہوم خیال معلوم ہوتا ہے مگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہاں پر اسلام انشاء اللہ ضرور پھیل کر رہے گا۔ آپ نے فرمایا یورپ میں تبلیغ اسلام تین ادوار پر مشتمل ہے (۱) اسلام کے متعلق یورپ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ (باقی صفحہ پر)

ایک مخلص دوست کے تاثرات اور آئندہ کیلئے عزم بالجزم

بعض مخلصین باوجود شدید خواہش کے بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے وہ مطالبات جو ان کو قربانی کا اہل بنا[تے] ہیں ان کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ حال ہی میں ایک مخلص دوست کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں وہ اظہار تاسف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

"میں نے جب کبھی چندہ لکھوایا اس احساس کے تحت لکھوایا کہ پچھلے سال سے وعدہ کم نہ لکھایا جائے۔ مگر ادائیگی کے وقت میں نے تحریک جدید کے مطالبات سادہ زندگی وغیرہ کو مدنظر نہ رکھا۔ بہرحال یہ تمام رقوم میرے ذمہ ہیں اور میں انشاء اللہ خواہ مجھے اپنی اراضی کا کچھ حصہ فروخت کرنا پڑے چندہ تحریک جدید ادا کروں گا۔"

اگر اسی طرح کا عزم بالجزم دیگر بقایا دار مخلصین بھی رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ امسال ہم اشاعت اسلام کے کام کو غیر معمولی توسیع دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب متعلقہ افراد کو ایمانی جذبہ عمل میں لانے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

آزاد کشمیر کے خدام متوجہ ہوں!

آزاد کشمیر کی علاقائی تنظیم کے تحت ابھی بہت سی جگہوں پر مجالس قائم ہونا باقی ہیں۔ اس وقت تک مظفرآباد کے ضلع میں صرف ایک مجلس اور میرپور کے ضلع میں چھ مجالس قائم ہوئی ہیں۔ احباب اس علاقہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام میں اعانت کریں اور خاکسار کو اطلاع دیں کہ ان کے ہاں مجلس کا قیام ممکن ہے یا نہیں خدام کے اراکین پندرہ سال سے چالیس سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ اگر کسی جگہ صرف ایک خادم بھی ہے۔ تب بھی وہ اپنے ایڈریس سے مطلع کریں تاکہ رابطہ قائم کر کے مجالس کے قیام کا جائزہ لیا جا سکے۔ پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس علاقہ میں مجالس کے قیام میں دلچسپی لیں اور اپنے ہاں کے خدام کو تنظیم میں منسلک کرنے کے لئے خاکسار کو اطلاع دیں

۲۔ ایسی مجالس جہاں مرکز کی باقاعدہ منظوری سے خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہو چکی ہے۔ انہیں ہر مہینے کی ابتداء میں خطوط کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ وقت پر رپورٹ کارگزاری اور چندہ مجالس مرکز میں ارسال کریں۔ لیکن باقاعدگی کے لئے مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے قائدین حضرات توجہ کریں گے اور خاکسار کو بھی مطلع کرتے رہیں کہ انہوں نے مرکز میں رپورٹ اور چندہ بروقت بھجوا دیا ہے۔

۳۔ مرکز کی ہدایات کے تحت علاقائی تربیتی کلاس کے انعقاد کی سعی جاری ہے۔ لیکن علاقہ کے مخصوص جغرافیائی حالات اس وقت تک سد راہ ہیں۔ اب تجویز کیا گیا ہے کہ تربیتی کلاسیں نکیال، دتیال اور کوٹلی میں منعقد کی جائیں۔ ان جگہوں کے متعلق خدام اپنی آراء اور تربیتی کلاسوں کے انعقاد کی موزوں تاریخوں کی تجاویز خاکسار کو ارسال کریں۔

(قاضی محمد برکت اللہ ایم۔ اے گورنمنٹ کالج میرپور براستہ جہلم)

قیادت خدمت خلق ——— مجالس انصاراللہ

مجالس انصاراللہ کے زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ کسی کام کا کرنا اور پھر اس کی متعلقہ انتظامی کو رپورٹ کرنا برابر کی اہمیت رکھتے ہیں۔ مجالس بے شک کام کر رہی ہوں گی۔ مگر بیشتر مجالس مرکز میں اپنی رپورٹیں نہیں بھیج رہیں اور جن مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ تھوڑا بہت قیادت خدمت خلق کے سلسلہ میں کام تو ضرور کر رہی ہیں۔ مگر مرکزی سالانہ ہدایات کی ساری شقوں کو ملحوظ نہیں رکھا جا رہا۔ اس کی تلافی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد خدمت خلق)

کچھ زراعت کے متعلق

۱۔ مرچ کے پودے مئی کے تیسرے چوتھے ہفتے میں کھیت میں منتقل کر دیں۔ پودے اڑھائی فٹ دور قطاروں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر لگانا چاہئیں۔ شام کے وقت لگائیں اور بعد میں پانی دیں۔

۲۔ پیاز کی برداشت آخر مئی میں شروع ہوتی ہے۔ اکھاڑنے سے ایک دن پہلے کھیت کو پانی دینا چاہیئے۔

(ناظر زراعت)

انصاراللہ کی خدمت میں گزارش

اراکین مجلس انصاراللہ مہربانی فرما کر اس امر کو مدنظر رکھیں کہ مرکز کو مالی لحاظ سے مضبوط کرنا ان کا ضروری فرض ہے۔ انصاراللہ کے سامنے ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔ جسے انہوں نے پورا کرنا ہے۔ اس میں بہت سے کام روپیہ چاہتے ہیں۔ مرکز آپ سے یہ توقع رکھتا ہے کہ آپ میں سے ہر رکن اپنا موعودہ چندہ وقت پر ادا کرتا رہے۔ تاکہ کسی وقت کوئی کام اس وجہ سے پیچھے نہ ڈالنا پڑے کہ اس کے لئے روپیہ نہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کے اموال میں برکت کا موجب ہو گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

اعلان امتحان لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین (عربی حصہ کے علاوہ) مقرر کی گئی ہے۔ جس کے لئے امتحان ۲۲ جولائی بروز اتوار ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں۔ اور شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست مرکزیہ دفتر میں دس جون تک بھجوا دیں تاکہ سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ:۔ تذکرۃ الشہادتین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(نائبہ سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں گریجوایٹ لیڈی کلرک کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک محنتی اور دیانتدار گریجوایٹ لیڈی کلرک کی ضرورت ہے۔ جو دیگر دفتری امور کے علاوہ محکمانہ خط و کتابت انگریزی اردو بخوبی کر سکے۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۱۰۰-۵-۱۵۰-۸-۲۰۰ = ۱۰-۲۷۰-۸-۱۳۰۰-۶ کے مطابق علاوہ گرانی الاؤنس ۳۰/- ماہوار دی جائیگی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

۱۔ بھرتی برائے بنک آفیسرز ٹریننگ

وقفہ ٹریننگ ایک سال۔ الاؤنس گزارہ پہلی ششماہی ۱۵۰/- ماہوار۔ دوسری ششماہی ۲۰۰/- ماہوار۔ شرائط:۔ گریجوایٹ سیکنڈ کلاس عمر ۱/۵/۶۲ کو ۲۰ تا ۲۵ پراسپکٹس سٹیٹ بنک کی کسی شاخ سے ۳۷ پیسے میں

درخواستیں بنام منیجر سٹیٹ بنک لاہور بصورت امیدواران لاہور۔ ملتان و بہاولپور ڈیجن بنام منیجر سٹیٹ بنک راولپنڈی بصورت امیدواران راولپنڈی۔ سرگودھا پشاور۔ ڈی۔ آئی خاں ڈویژن و فرنٹیر ڈیجن۔

بنام چیف آفیسر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان سینٹرل ڈائرکٹریٹ کراچی ۶/۵/۶۲ تک

(پ۔ ث ۶/۵/۶۲)

۲۔ فٹ کونسٹیبل کلرکس

محکمہ پولیس راولپنڈی رینج۔ تنخواہ ۳۵-۱-۵۰ گرانی الاؤنس ۲۶/- دیگر ۱۰/- سپیشل پے ۳۰/- ــــ شرائط: میٹرک عمر ۱۸ تا ۲۵ قد ۵'-۷" چھاتی ۳۳-½۳۴ (ٹائیپسٹ کو ترجیح۔ درخواستیں بمعہ کارڈ دفتر روزگار و نقول۔ اسناد بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس راولپنڈی رینج راولپنڈی ۵/۶/۶۲ تک (پ۔ ث ۱۰/۵/۶۲)

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا ! منشی محمد عباس صاحب فاروقی جو میرے بھتیجے ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب بہاولپور سول ہسپتال میں داخلہ لے رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان ... سے درخواست دعا ہے۔ (... فاروقی)

گوشوارہ آمد چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ اپریل ۶۲ء

سال رواں کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مالی سال کے چھ ماہ گذرنے پر آمد چندہ ممبری کے بجٹ آمد میں ڈھائی ہزار روپے کی کمی ہے اگر لجنات اپنے چندے بڑھائیں اور ہر وہ لجنہ جس کی طرف سے چھ ماہ میں کوئی آمد نہیں ہوئی وہ بقایا جات کی ادائیگی کردیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نہ صرف ہم اپنا بجٹ پورا کرلیں گے بلکہ بجٹ سے زائد آمد پیدا کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
سرگودہا	۵۵/۵۹
چک ۹ پنیار سرگودہا	۳۱/۵۰
خوشاب	۴/۲۵
علمرف والہ ضلع منٹگمری	۳/۰۰
چک ۶۱ ضلع لائلپور	۵/۵۰
انور آباد سندھ	۶/۳۹
ملتان چھاؤنی	۸/۵۰
ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۳/۲۵
چک ۹۴ لائلپور	۱۰/۰۰
چک ۹۶ لائلپور	۷/۰۰
شادیوال ضلع گجرات	۱۰/۰۰
کوٹ سلطان	۱۵/۰۰
جھنگ صدر	۱۱۲/۵۰
بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	۱۳/۵۰
نبی سررود سندھ	۱۱/۰۰
جڑانوالہ ضلع لائلپور	۱۰/۶۲
ملتان شہر	۷/۸۱
واہ کینٹ	۱۵/۰۰
ڈیرہ غازیخاں	۴/۰۰
بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱۰۸/۵۰
احمد نگر	۱۷/۲۵
چک ۴۹ سرگودہا	۵/۰۰
سماعیلہ ضلع گجرات	۲/۰۰
نورنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۵/۰۰
گولیکی ضلع گجرات	۳/۵۰
ڈھل گھیڑ ضلع گجرات	۳۱/۰۰
کراچی	۱۰۶/۰۰
گوجرخان	۳/۷۵
لائلپور	۴۵/۰۰
کوہ مری	۷/۰۳
گوجرانوالہ	۴۷/۵۰
لاہور	۱۶/۳۷
چک ۶ ب ۱۰/۱۱ ضلع منٹگمری	۳/۵۰
ڈیرہ اسماعیل خاں	۱۵/۰۰
چک ۵۶۳ لائلپور	۱۴/۰۰
کوئٹہ حلقہ اسلام آباد	۸۱/۰۰
محمودہ بیگم	۲۲/۰۰

یہ چندہ جس لجنہ کا ہو وہ براہ مہربانی بذریعہ خط اطلاع دیدیں کیونکہ منی آرڈر پر سے جگہ کا نام درج کرنا بھول گیا ہے۔

حمیدہ بیگم ۹/۲۵

یہ چندہ بھی جس لجنہ کا ہو براہ مہربانی بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں کیونکہ منی آرڈر پر سے شہر کا نام درج کرنا رہ گیا تھا۔

حیدرآباد سندھ	۵/۵۰
راولپنڈی	۱۲۰/۳۷
کیمل پور بذریعہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمل پور	۱۰/۰۰

"اعجاز قدیر صاحب کہاں ہیں"

مکرمی اعجاز قدیر صاحب ولد فضل الدین صاحب موصی نمبر ۱۲۸۱۲ سابقہ سکونت I ڈرگ روڈ کراچی II کوئٹہ شہر کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی صاحب موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر کو جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان سے ان کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جاسکے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وائی ایم سی اے ہال میں جلسہ

(بقیہ صفحہ ۵)

(۳) اسلام کے لئے دلچسپی اور جستجو کے جذبات پیدا کرنا (۳) یورپ کا قبول اسلام۔ آپ نے فرمایا اس وقت اپنے وسیع دائرہ کے لحاظ سے یورپ میں تبلیغ اسلام اپنے پہلے دور میں اور محدود دائرہ میں دوسرے دور میں ہے۔ اسکے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تفصیل کے ساتھ یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہم نے کئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ مساجد تعمیر کی ہیں۔ لٹریچر کی اشاعت اور تقاریر کے ذریعے غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے آپ نے بتایا کہ اس مساعی کے نتیجہ میں یورپ کے نومسلموں کی ایسی مخلص جماعتیں پیدا ہورہی ہیں جو نہایت اخلاص کے ساتھ جملہ اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کررہی ہیں۔

آخر میں مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ لاہور نے مقررین کا تعارف کراتے ہوئے ان کا اور سامعین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ایمان افروز "تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور نے اسلام کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے اجتماعی دعا کیساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں "اور کارکنوں نے بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کیا جزاھم اللہ احسن الجزاء

کراچی میں ایک اور مخلص دوست کا مخلصانہ عزم

مکرم ڈاکٹر ایس ایم انصاری جنہوں نے یورپ میں ایک مسجد کی تعمیر کے چھٹے حصہ کا ذمہ اٹھالیا ہے

قارئین الفضل کی نظر سے کئی مرتبہ اس قسم کا اعلان گذرا ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خواہش ظاہر فرمائی ہوئی ہے کہ کراچی کے چھ تاجر مل کر یورپ کی کسی ایک مسجد کی تعمیر کا بوجھ اٹھائیں اس پر سب سے پہلے مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے لبیک کہا چنانچہ آنمکرم اس مد میں چار ہزار روپیہ مرکز میں جمع کروا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

اب آنمکرم کی طرف سے کراچی کے ایک اور مخلص دوست مکرم ڈاکٹر ایس ایم انصاری صاحب کی شمولیت کی اطلاع حسب ذیل الفاظ میں بذریعہ تار ملی ہے۔

"وکیل المال تحریک جدید۔ مبارک ہو۔ ڈاکٹر ایس ایم انصاری نے کراچی کے ان چھ تاجروں میں شامل ہونا منظور فرمالیا ہے جو غیر ممالک میں ایک مسجد کی تعمیر کے سارے اخراجات کے متحمل ہوں گے۔ مسعود احمد خورشید"

بعدہٗ بذریعہ خط مکرم خورشید صاحب نے مطلع فرمایا:۔

"یہ پیشکش محترم انصاری صاحب نے از خود کی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ"

اللہ تعالیٰ ہر دو مخلص دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکات نازل فرمائے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ ہمارے اولوالعزم مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس طرف بھی نظر اٹھائی فتح اور نصرت نے حضور کے قدم چومے۔ پس کراچی میں چار مزید ایسے مخلصین کا پیدا ہونا ایک یقینی امر ہے۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ یہ عظیم الشان سعادت کس کس کے حصہ میں آتی ہے؟

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا + بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قبولیت دعا کا ذریعہ

کامیاب ہونے پر مزید چندہ ادا کرنے کا وعدہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنی جماعت کو ہر خوشی کے موقعہ پر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ مکرم ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب پنشنر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق مبلغ -/۲۰ روپیہ چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"کل مورخہ ۲۴/۴/۶۲ کو مبلغ -/۱۰ روپے پیشگی چندہ مساجد بیرون ممالک برائے دعا برخوردار سید مقبول احمد کے لئے جمع کروا دیا ہے۔ محکمانہ امتحان ربلوے کا دیا ہوا ہے۔ اسی طرح پر مبلغ -/۱۰ روپے پیشگی چندہ مساجد بیرون ممالک برائے دعا برخوردار شمیم اختر جس کا امتحان میٹرک سنہ ۱۹۶۲ء ۲۵/۴/۶۲ کو ختم ہوا ہے جمع کروا دیا ہے۔ کامیاب ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ مزید چندہ اس خوشی کا ادا کیا جاوے گا۔"

اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کے بچوں کو امتحانوں میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ قارئین کرام بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔

دیگر طلبہ اور طالبات بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کو یاد رکھیں +

(وکیل المال اول تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

"مغربی پاکستان کے عوام مشرقی پاکستان کے بہترین دوست ہیں"

قومی اتحاد ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے" مشرقی پاکستان کے طلبہ سے صدر ایوب کا خطاب

راولپنڈی ۱۸ رمئی۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام مشرقی پاکستان کے لوگوں کے بہترین دوست ہیں اور مغربی پاکستان کے باشندوں کے دلوں میں مشرقی پاکستان کے عوام کے لئے خیر سگالی اور دوستی کے زبردست جذبات پائے جاتے ہیں۔ صدر مملکت کل مشرقی پاکستان کے طلبہ کی ایک جماعت سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان کے عوام مشرقی پاکستان کے باشندوں کے مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور ان کے دلوں میں اپنے بھائیوں کے لئے ہمدردی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ صدر نے کہا کہ جب مغربی پاکستان کے باشندوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ذاتی فائدے کی خاطر مشرقی پاکستان کے وسائل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو اس سے مغربی پاکستان کے عوام کو دلی رنج پہنچتا ہے۔

صدر ایوب نے کہا کہ دنیا کے تمام ملک جن میں بڑی بڑی طاقتیں بھی شامل ہیں قابل اعتماد دوستوں کے انتظار میں رہتے ہیں کیونکہ کوئی ملک خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو تنہا نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح مشرقی پاکستان کو بھی دوستوں کی ضرورت ہے اور اس کے بہترین دوست مغربی پاکستان میں ہیں۔ آپ نے کہا کہ خود مشرقی پاکستان کے عوام کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ مغربی پاکستان کے عوام بالخصوص شمالی علاقہ کے بہادر اور جنگجو باشندوں کی ہمدردیوں سے محروم نہ ہوں۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام کو اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ ملکی معاملات میں وہ بھی برابر کے شریک ہیں لیکن اگر وہ اپنے حقوق سے بہت زیادہ کا مطالبہ کریں تو اس سے قومی اتحاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو اس وقت ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ صدر نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ پاکستان کے دونوں صوبوں کے درمیان جغرافیائی فاصلہ اور مختلف علاقوں میں مختلف زبانوں کے باعث قومی اتحاد و استحکام کے حصول کا مقصد اس لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ پاکستان کے عوام ایک نسل سے نہیں بلکہ کئی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان مشکلات پر اسی صورت میں قابو پایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے مختلف حصوں کے عوام اپنے حقوق کے حصول میں منصفانہ رویہ اختیار کریں اور ذہنی توازن برقرار رکھیں۔

صدر ایوب نے کہا میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنیاد پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ دونوں صوبوں کے عوام کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت کے زبردست جذبات ہیں اور اگرچہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں بہت کم باتیں جانتے ہیں لیکن عام لوگوں کے دلوں میں یہ تاثر موجود ہے کو یقین دلایا کہ حکومت زندگی کے ہر شعبہ میں مشرقی پاکستان کو زبردست ترقی دینا چاہتی ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر ۳۰ رجون ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے ۱۹۶۲ء - ۶۳ سال کے لئے زیر دستخطی ۳۱ رمئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
۱	۳۰ رجون ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے سال ۱۹۶۲ء - ۶۳ء کے لئے سب ڈویژن نمبر ۳ لاہور میں سینٹری فٹنگز اور واٹر کنکشن کا کام	/۹۰،۰۰۰ روپے	/۱۰۰۰ روپے

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۳۱ رمئی ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۳۱ رمئی ۶۲ء سے قبل ہی زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔

۴۔ شیڈول آف ریٹس کے چیپٹر IV-XV کی آئٹموں اور شیڈول کی باقیماندہ آئٹموں کے لئے ٹھیکیداروں کو علیحدہ طور پر پرسنٹیج ریٹ دینے چاہئیں۔

ڈویژنل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

۱۔ درج ذیل کاموں کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر سربمہر ٹنڈر زیر دستخطی ۱۹ رمئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
"الف"	۱۹۶۲ء - ۶۳ء کے لئے سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور میں بلڈنگ میٹریل ماسوائے اینٹوں کی فراہمی۔	/۵۰،۰۰۰ روپے تک	/۵۰۰ روپے
"ب"	۱۹۶۲ء - ۶۳ کے لئے سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور اور سگنل شاپ لاہور میں بلڈنگ میٹریل ماسوائے اینٹوں کی فراہمی	/۵۰،۰۰۰ روپے تک	/۵۰۰ روپے

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو ۱۳ رمئی ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرانے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۱۳ رمئی ۱۹۶۲ء سے قبل ہی زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں دینے چاہئیں آنے پائیوں میں دئے ہوئے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

۴۔ فراہمی کی ہر آئیٹم کے لئے ٹھیکیداروں کو علیحدہ طور پر پرسنٹیج ریٹ اور فراہمی کے سٹیشن سے کسی بھی آئیٹم کی ویگنوں میں لدوائی کے لئے ایک فیصد ریٹ دینے چاہئیں جیسا کہ پی ڈبلیو آر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس میں درج ہے۔ سپلائی پر واجب رقم کے علاوہ کسی قسم کی مزید ادائیگی وغیرہ نہیں کی جائے گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴